وحی کی حقیقت اور اہمیت

(اسلامی اور استشراقی افکار کا تحقیقی مطالعہ)

سید حسنین عباس گردیزی

باب اول

وحی کا مفہوم

فصل اول

وحی کا لغوی مفہوم

کسی بھی لفظ کے حقیقی مفہوم سے آگاہی کے لئے اس کے لغوی معنی کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ لغوی مفہوم جاننے کے لئے اہل لغت اور عربی زبان کے ماہرین کے اقوال کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اس امر کے لئے ہم لغویوں کے مختلف اقوال کو یہاں نقل کرتے ہیں اور ان اقوال کی روشنی میں ہم وحی کے لغوی مفہوم کی جستجو کریں گے۔

خلیل بن احمد لکھتے ہیں :

وحی یحی وحیا، ای کتب یکتب کتبا

قال العجاج: لقد کان وحاه الواحی

وقال: فی سورة من ربنا موحیه و أوحی الله الیه ای بعثه و اوحی الیه: ألهمه و قوله عزوجل: واوحی ربك الی النحل' ای ألهمها. واوحی لها معناه:

واوحی الیها فی معنی الامر. قال اللہ عزوجل " بان ربك اوحی لها "

قال العجاج: وحی لها القرار فاستقرت

آراد: أوحی الیها' الا ان لغته: وحی' فاذالم یذکر (لها) قال أوحی و زکریا اوحی قومه' ای اشار الیهم. والایحاء الاشارة

قال: فأوحت الیها والانامل رسلها

والوحی: السرعة(۱)

خلیل نے اپنے اس بیان میں وحی کے چھ معانی بیان کئے ہیں۔

۱۔ کتابت ۲۔ بعثت ۳۔ الہام ۴۔ امر ۵۔ اشارہ ۶۔ سرعت

پہلے معانی پر عجاج کے شعر سے استناد کیا ہے، تیسرے' چوتھے اور پانچویں معنی پر قرآن سے شاہد پیش کیا ہے۔

ابن فارس کہتے ہیں :

الواو والحاء والحرف المعتل: اصل یدل علی القاء علم فی اخفاء اوغیره الی غیرك. فالوحی الاشاره' والوحی: الکتاب والرسالة' وکل ما القیته الی غیرك حتیٰ علمه فهووحی کیف کان واوحی اللہ تعالیٰ ووحی' قال: وحی لها القرار فاستقرت وکل ما فی باب الوحی فراجع الی هذا الاصل الذی ذکرناه. والوحی: السریع (۲)

ابن فارس نے کلمہ وحی کی ا' ں یان کی ہے کہ وحی اصل میں علم کا خفیہ طریقے سے القاء ہے۔ اس کے بعد وحی کے تین معانی بتائے۔ اس کے بعد وحی کے معنی میں وسعت پیدا کرتے ہوئے کہا کہ ہر چیز جو غیر کی طرف القاء کی جائے۔ یہاں تک کہ وہ سمجھ جائے' وہ جس ذریعے سے بھی ہو' وہ وحی ہے اور وحی کے باب میں تمام معنی کی بازگشت اس کی اصل کی طرف ہوتی ہے جس کا ابتداء میں ذکر ہوا ہے۔

المجمل اللغة میں بھی یہی بات درج ہے البتہ اس میں وحی کی اصل بیان نہیں کی جس کا ذکر انہوں نے مقائیس اللغۃ میں کیا ہے۔ جوھری الصحاح میں وحی کا لغوی مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

الوحی : الکتاب' وجمعه وحی' مثل حلی وحلی. قال لبید:

کما ضمن الوحی سلامها

والوحی ایضا: الاشارة، والکتابة، والرسالة، والالهام، والکلام الخفی، وکل ما القیته الی غیرك. یقال : وحیت الیه الکلام و أوحیت، وهو ان تکلمه بکلام تخفیه

قال العجاج: وحی لها القرار فاستقرت

ویروی: " أوحی لها" ووحی و أوحی ایضا، ای کتب

وقال: لقدر کان وحاه الواحی۔

واوحی الله الی انبیائه. واوحی، ای اشار

قال تعالیٰ: فأوحی الیهم ان سبحوا بکرة وعشیا ووحیت الیه بخبر کذا، ای اشرت و صدوت به رویداوالوحی، مثال الوغی: الصوت(٤)

جوہری نے وحی کا اسمی معنیٰ "الکتاب" کیا ہے۔ مصدری معانی 'اشارہ 'کتابت' رسالت 'الہام' خفیہ کلام بیان کیے ہیں۔ بطور کلی یہ کہتے ہیں کہ جو بھی چیز تم دوسرے کو القاء کرواسے یہ کہا جاتا ہے کہ میں نے اس کی طرف کلام وحی کیا اور یہ کلام تم نے "مخفی طور پر اس سے کیا۔ یعنی جو کلام یا پیام دوسروں سے پوشیدہ کسی کی طرف القاء کیا جائے اسے وحی کہتے ہیں۔

اسی طرح کی بات ابو الحسن علی بن اسماعیل المعروف ابن سیدہ نے بھی کہی ہے :

" الوحی بالقول" ابو عبیده: وحیت الیه بالشئی وحیا و أوحیت... وهو ان تکلمه بکلام یفهمه عنك و یخفی علی غیره (٥)

اساس البلاغۃ میں مذکور ہے :

أوحی الیه و أومی بمعنیٰ، و وحیت الیه و أوحیت اذا کلمته بما تخفیه عن غیره وأوحی الله الی انبیائه . (واوحی ربك الی النحل)

ووحی وحیا: کتب. قال رؤبة.

لقد کان وحاه الوحی

ویقال: الوحا الوحا الوحاك الوحاك:

فی الاستعجال، وتوحی: أسرع (٦)

زمخشری، اوحی اور أدمی کا ایک معنی ذکر کرتے ہیں اور وحی کا معنی دوسروں سے مخفی اور پوشیدہ کلام کرنا بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح وحی کا ایک معنی کتابت یعنی لکھنا بھی ذکر کرتے ہیں۔

ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں :

الوحی:الاشارة والکتابة والرسالة والالهام والکلام الخفی وکل ماالقیته الی غیرك یقال: وحیت الیه الکلام و أوحیت. ووحی وحیا واوحی ایضاً ای کتب'

قال العجاج حتی نحاهم جدنا والناحی

لقدر کان وحاه الواحی بثر مدا جهرة الفضاح

والوحی: المکتو ب والکتاب ایضاً' وعلی' ذلك جمعوا فقالوا وحی مثل حلی وحلی

قال لبید:فمدا فع الریان عری رسمهاخلقا' کما ضمن الوحی سلامها

اراد ما یکتب فی الحجارة ویتفش علیها

وفی حدیث الحرث الاعور: قال علقمة قرأت القرآن فی سنتین' فقال الحرث: القرآن هین' الوحی اشد منه' اراد بالقرآن القرآء ة وبالوحی الکتابه والخط

و اوحی الیه: بعثه' وأوحی الیه: الهمه وفی التنزیل العزیز: واوحی ربك الی النحل و فیه بان ربك اوحی لها' ای الیها' فمعنی هذا امرها

ووحی الیه واوحی: کلمه بکلام تخفیه من غیره' ووحی الیه واوحی أوما وفی التنزیل العزیز: فأوحی الیهم ان سبحوا بکرة و عشیاء" وقال:

فأوحت الینا والانامل رسلها

وقال الفراء فی قوله' فاوحی الیهم: ای اشار الیهم' قال: العرب تفول اوحی ووحی و أومی وومی بمعنی واحد، والوحی ما یوحیه الله الی انبیائه (۷)

اس کے بعد وہ مختلف آیات کے ذیل میں مختلف لغویوں کے اقوال ذکر کرتے ہیں کہ ان آیات میں مادہ وحی کن معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

راغب اصفہانی مفردات میں بیان کرتے ہیں : ا صل الوحی الاشارة السریعة' ولتضمن السرعة قیل " امر وحی" وقد یکون بالکلام علی سبیل الرمز والتعریض وقد یکون بصوت مجرد عن الترکیب و باشارة ببعض الجوارح' وبالکتابة. وقد حمل علیٰ ذالك قوله تعالی عن زکریا " فخرج علیٰ قومه من المحراب فاوحی الیهم ان سبحوا بکرة وعشیا (۸)

راغب کے مطابق وحی کی اصل سریع اشارہ ہے اور چونکہ اس میں سرعت پائی جاتی ہے اس لئے اسے امر وحی کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ لکھتے ہیں :

ویقال للکلمة الالهیة التی تلقیٰ الی انبیائه واولیائه وحی. وذالك أضرب

یہاں پر انہوں نے وحی انبیاء اور اولیائے الٰہی کے الہام کو یکجا بیان کیا ہے۔ وحی کی اقسام بیان کرتے ہیں۔

والوحی اضرب: اما برسول مشاهد تری ذاته و یسمع کلامه کتبلیغ جبرئیل علیه السلام للنبی فی صورة معینه' و اما بسماع کلام من غیره معاینة کسماع موسیؑ و اما بالقاء فی الروع کما ذکر علیه السلام: " ان روح القدس نفث فی روعی" واما بالهام نحو " واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضیعه واما بتسخیر نحو " واوحی ربك الی النحل او بمنام" فالوحی عام فی جمیع انواعه (۹)

الفیومی اپنی کتاب مصباح المنیر میں وحی کے لغوی معانی ذکر کرتے ہیں :

الوحی: الاشارة والرسالة والکتابة. وهو مصدر وحی الیه یحی من باب وعد و اوحی الیه مثله' وجمعه وحی علی فعول. وبعض العرب یقول: وحیت الیه و اوحیت الیه وله' ثم غلب استعمال الوحی فیما یلقی الی انبیاء من عند الله تعالیٰ و لغة القرآن الفاشیه: اوحی . والوحی: السرعة یمد و یقصر و موت وحی. سریع و زنا ومعنی. و زکاة وحیه ای سریعة. و یقال: وحیت الذبیعة احیها من باب وعد: ذبحتها ذبحا وحیا (۱۰)

ان کے قول کے مطابق "الوحی" "وحی۔ یحی" کا مصدر ہے۔ باب افعال میں بھی استعمال ہوا ہے اسی طرح یہ لازم اور متعدی کے طور پر بھی استعمال ہوا ہے اور الوحی سرعت کے معنی میں آتا ہے۔

تاج العروس کے مصنف لکھتے ہیں :(الوحی. الاشارة) يقال وحيت لك بخبرا كذا اى اشرت و صوت به رويدا نقله الجوهرى. والكتابة.(المكتوب) وفى الصحاح الكتاب والوحى (الرسالة)ايضاً(الالهام والكلام الخفى وكل ما القيته الى غيرك) يقال وحيت اليه الكلام وهوا ان تكلمه بكلام تخفيه

وقال الحرالى هوا القاء المعنى فى النفس فى خفاء (و اوحى اليه بعثه) ومنه الوحى الى الانبياء عليهم السلام (۱۱)

فیروزآبادی القاموس المحیط میں لکھتے ہیں :

الوحى: الاشارة والكتابة والمكتوب والرسالة والالهام والكلام الخفى وكل ما القيته الى غيرك الصوت يكون فى الناس و غيرهم كالوحى والوحاة ج وحى و أوحى اليه بعثه والهمه و نفسه وقع فيها خوف والوحى السيد الكبير والنار والملك والعجلة و الاسراع ويمد ووحى توحى أسرع وشيئى وحى عجل مسرع واستوحاه حركه و رعاه ليرسله واستفهمه ووحاه توحية عجله (۱۲)

انہوں نے اپنے اس بیان میں وحی کے متعدد معانی بیان کئے ہیں۔ انہی معانی کے ضمن میں سرعت بھی وحی کے مطلب کا ایک جز بیان ہوا ہے۔

معجم الوسیط میں مذکور ہے: وحى اليه' وله يحى وحيا:

اشار وأوما. وكلمه بكلام يخفى على غيره. وكتب اليه. وامره. والله اليه أرسل. والهمه' وسخره'و القوم' وحى: صاحوا وفلان الكلام الى فلان' وحيا: القاه اليه. و. الكتاب: كتبه. و الذبيحة ذبحها ذبحا و حيا: سريعا.

اس کے بعد اوحی کے متعلق بیان کیا گیا ہے :

أوحى اليه' وله اشار و أوما.و فى التنزيل (فأوحى اليهم ان سبحوا بكرة وعشيا) وكلمه بكلام يخفى على غيره وكتب اليه. و امره. وبعثه . والله اليه: أرسل و الهمه. و فى

التنزیل العزیز: (واوحی ربك الی ان اتخذی من الجبال بیوتا)

الوحی: کل ما القیته الی غیرك لیعلمه. وما یوحیه الله انبیائه الصوت یکون فی الناس و غیرهم والکتاب، و. المکتوب: و الکتبابة والخط وحی (۱۳)

مجم القرآن میں عبد الرؤف مصری وحی کے معنی کے ذیل میں لغویوں نے وحی کے جو معانی بیان کئے ہیں انہیں حاشیے میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وقد ذکر اللغویون لکلمة الوحی معانی کثیره، وهی الاشاره، والکتابة، والرسالة، والالهام، والکلام الخفی، والمکتوب، والامر، وکل ما القیته الی غیرك و التسخیر والرؤیا الصادقه، والصوت، تکون فی الناس و غیرهم

ثم قالوا. ان الوحی قصر علی الالهام و غلب استعماله فیما یلقی من الله تعالیٰ الی الانبیاء (کما فی لا مصباح المنیر) والی الانبیاء والاولیاء (کما فی مفردات الاصفهانی)(۱٤)

سعید الخوری "اقرب الموارد" میں بیان کرتے ہیں: وحی الیه ض یحی وحیا اشار و. الکتاب: کتبه و. الیه: ارسل الیه ورسولاً و. الله فی قلبه کذا: الهمه والی فلان الکلام:

کلمه خفیا وفی الاساس " وحیت الیه و اوحیت اذا کلمته بما تخفیه عن غیره " و فی المصباح " و بعض العرب یقول و حیت الیه ووحیت له و اوحیت الیه وله"...

اوحی الیه ایحاءَ: بعثه وبکذا: الهمه به، و ... نفسه وقع فیها خوف الواحی اسم فاعل ج واجون ووحاة

الوحی بالفتح: مصدر و. المکتوب، و. الرسالة، و. کل ما القیته الی غیرك لیعلمه کیف کان ثم غلب الوحی فی ما یلقی الی الانبیاء من عندالله تعالیٰ وقیل الوحی اعلام فی خفاء و قد یطلق و یراد به اسم المفعول منه ای الموحی. و. شرعاً: کلام الله تعالیٰ المنزل علی نبی من انبیائه

الوحی ایضا والوحی. الصوت یکون فی الناس و غیر هم ج وحی (۱۵)

انہوں نے وحی یعنی فعل ثلاثی مجرد اور اوحی یعنی فعل ثلاثی مزید فیہ کے جدا جدا معانی بیان کیے ہیں۔ اسی طرح اسم فاعل اور مفعول کے بھی علیحدہ معانی ذکر کیے ہیں اور الوحی یعنی مصدر کے بھی معانی بتائے ہیں۔ نیز وحی کے شرعی معنی بیان کیے ہیں۔

فرید وجدی کا قول بھی یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :

وحی الیه یحی وحیا ومثله و اوحی ای الهمه فی قلبه او بواسطة الملك کما یحصل من الله الانبیاء و یستعمل بین الناس و یکون معناه کلمة فی خفاء

" الوحی" کل ما القیته الی غیرك وما نزل من لدن الله علی انبیاء(۱۶)

ان کے بقول وحی اور اوحی کے معنوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ ایک دوسرے کی مثل ہیں اور ان کے نزدیک وحی کا لغوی معنی خفیہ اعلام اور القاء ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں :**"الوحی" قد علمنا ان الوحی لغة هوا الاعلام فی خفاء**

قاموس قرآن کے مصنف وحی کے لغوی معنی یوں بیان کرتے ہیں :

وحی: وحی دراصل بمعنی اشاره سریع است و باعتبار سرعت گفته اند " امر وحی " یعنی کار سریع (راغب) فیومی در مصباح گفته وحی بمعنی اشاره و رسالت و کتابت است وهر آنچه بدیگری القاء کنی تا بفهمند وحی است

طبرسی فرموده: ایحاء القاء معنی است بطور مخفی و نیز معنی الهام و اشاره است ناگفته نماند: جامع تمام معانی تفهیم خفی است و اگر وحی وایحا را تفهیم خفی و کلام خفی معنی کنیم جامع تمام معانی خواهد بود(۱۷)

سید علی اکبر قریشی نے پہلے راغب اور فیومی کی آراء کو نقل کیا ہے اس کے بعد طبرسی کی رائے کو نقل کیا ہے کہ "وحی" مخفی طور پر مطلب کا القاء کرنا ہے۔ بعد میں اپنی رائے پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وحی کے تمام معانی کا جامع "خفیہ طریقے سے مطلب پہنچانا" ہے اور اگر ہم وحی وایحاء کا مخفی تفہیم معنی کریں تو یہ تمام معانی کا جامع ہوگا۔

معاصر محقق حسن مصطفوی کلمہ وحی کے بارے میں اپنی رائے بیان کرتے ہیں :

ان الاصل الواحد فی المادة: هو القاء امر فی باطن غیره' سوا کان الالقاء بالتکوین او بایراد

فی القلب، وسوا کان الامر علما او ایمانا او نوراً و سوسة او غیرها، وسواء کان انساناً او ملکا او غیرهما، وسوا کان بواسطة او بغیر واسطة ویفید العلم والیقین (۱۸)

حسن مصطفوی کی نظر میں مادہ وحی کی اصل دوسرے کے باطن میں کوئی چیز القاء کرنا ہے۔ یعنی کسی کے دل میں کوئی چیز ڈال دینا۔ اب یہ القاء تکوینی ہو یا غیر تکوینی اور وہ چیز علم ہو یا ایمان ہو اسی طرح وہ وسوسہ بھی ہو سکتا ہے اسی طرح جس کی طرف القاء ہو رہا ہو وہ انسان ہو یا فرشتہ ہو یا ان دونوں کے علاوہ، اس القاء میں واسطہ ہو یا بغیر واسطے کے ہو۔

انہوں نے ایک اصلی معنی بتا کر اسے دیگر معانی پر منطبق کرنے کی کوشش کی ہے اور وحی کے مختلف استعمالات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

اہل لغت کے اقوال سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں :

۱۔ لغت عرب میں لفظ ''الوحی'' اسمی اور مصدری دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اگرچہ لغت کی اکثر معتبر کتب نے وحی کے مصدری معنا کو بیان کیا ہے۔ لیکن بعض اہل لغت نے اس کا اسمی معنی بھی ذکر کیا ہے۔ ان کے اقوال کے مطابق وحی کا اسمی معنی ''الکتاب'' مخفی کلام اور اسم مفعولی معنی ''مکتوب'' ہے۔

عربی لغت کے ماہرین میں جوہری پہلے لغوی ہیں جنہوں نے پہلے اس کے اسمی معنی کو ذکر کیا ہے پھر مصدری معنی کو بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: **الوحی: الکتاب و جمعه وحی، مثل حلی وحلی (۱۹)**

ابن فارس لکھتے ہیں: **الوحی: الکتاب (۲۰)**

ان کے بعد ابن منظور نے اس کے اسمی معنی کو بیان کیا ہے۔ وہ اس کے مصدری معانی کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **والوحی : المکتوب و الکتاب ایضاً (۲۱)**

فیروزآبادی لفظ وحی کے مصدری معانی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **الوحی : المکتوب (۲۲)**

مفسرین میں سے فخر الدین رازی نے اس مطلب کی تصریح کی ہے وہ ''ان ھوالا وحی یوحی'' کی آیت مبارکہ کے ذیل میں لکھتے ہیں: **الوحی اسم او مصدر، نقول یحتمل الوجهین، فان الوحی اسم معناه الکتاب و مصدر و له معان (۲۳)**

۲۔ آئمہ لغت کے اقوال میں اس امر پر اتفاق ہے کہ ''وحی'' جو ''وحی یحی'' کا مصدر ہے اور ''ایحاء'' جو ''اوحی یوحی'' کا مصدر ہے، دونوں کا ایک ہی معنی ہے اگرچہ ان کے ابواب مختلف ہیں لیکن معانی کے لحاظ سے دونوں

ایک ہیں۔

ابن خالویہ کہتے ہیں :والعرب تقول: اوحی ووحی بمعنی(۲۴)

ابن اثیر لکھتے ہیں : کہا جاتا ہے کہ وحیت الکلام و اوحیت(۲۵)

ازھری نقل کرتے ہیں :ابوالھیثم نے کہا ہے کہ یقال وحیت الی فلان اوحی الیه وحیا واوحت الیه اوحی ایحاء : اشرت الیه اواو مأت (۲۶)

ابن درید کہتے ہیں :ابوزید نے کہا ہے : وحی اوحی بمعنی (۲۷)

زمخشری لکھتے ہیں : وحیت الیه و اوحیت اذا کلمته بما تخفیه عن غیره (۲۸)

لسان العرب میں ہے: ووحی الله و اوحی: کلمه بکلام تخفیه من غیره (۲۹)

اسی طرح معجم الوسیط (۳۰) میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے۔

۳۔اہل لغت نے "وحی" کے مختلف معانی بیان کیے ہیں :

اشارہ کرنا کتاب، خفیہ کلام، مکتوب، لکھنا(کتابت)، رؤیا صادقہ

پیام بھیجنا، امر کرنا، الہام کرنا، خفیہ طریقے سے دوسرے تک بات پہنچانا

سرعت اور آواز

۴۔وحی کا اصلی اور جامع معنی

اہل لغت کے نظریے کے مطابق لفظ "وحی" کے تمام معانی اور استعمالات کا جامع معنی "سریع اور مخفی القاء اور تفہیم" ہے جو صرف مخاطب کے لئے مخصوص ہے اور دوسروں سے وہ پوشیدہ اور مخفی ہے۔ یہ جامع معنی وحی کے تمام مصادیق اور استعمالات پر صادق آتا ہے۔

ابن منظور نقل کرتے ہیں کہ ابو اسحاق نے کہا ہے :

واصل الوحی فی اللغة کلها اعلام فی خفاء و لذلك صار الالهام یسمی وحیاً (۳۱)

یعنی ابو اسحاق وحی کا اصلی معنی "مخفی طور پر بات پہنچانا" بیان کرتا ہے اور پھر الہام کو وحی کی ایک قسم یا ذریعہ بتاتا ہے کیونکہ الہام ملھم الیہ کے علاوہ دوسروں کے لئے مخفی ہوتا ہے اس لئے اسے وحی کہا گیا ہے۔

ازھری ابو اسحاق کے اسی قول کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں :

قلت: وكذلك الاشاره والايماء يسمى وحياً والكتابة تسمى وحياً(۳۲)

یعنی ازھری بھی وحی کے اصلی معنی کو قبول کرتے ہوئے اشارہ اور کتاب کو وحی یا مخفی اعلام کی قسم شمار کرتے ہیں۔

راغب کہتے ہیں :

" اصل الوحي' الاشارة السريعة ولتضمن السرعة قيل امر وحي و ذلك يكون با الكلام على سبيل الرمز و التعويض و قديكون بصورت مجرد عن التركيب و باشارة ببعض الجوارح و بالكتابة (۳۳) "

راغب وحی کا اصلی معنی "سریع اشارہ" ذکر کرتے ہیں جو مذکورہ ذرائع سے انجام پاتا ہے۔

پس یہاں تک اقوال میں وحی کے اصلی معنی میں دو عناصر لازمی طور پر بیان ہوئے ہیں۔

۱۔ خفیہ ہونا ۲۔ سریع ہونا

ابن فارس نے ابتداء میں عام اور جامع مفہوم بیان کیا اور پھر اس عمومی مفہوم کے چند مصادیق ذکر کیے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں :

وحي : اصل يدل على القاء علم في اخفاء اوغيره' الى غيرك

فالوحي: الاشارة والوحي: الكتاب والرسالة وكل ما القيته الى غيرك حتى علمه فهو وحي كيف كان (۳٤)

آخر میں پھر مذکورہ معنی پر تاکید کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

وكل ما في باب الوحي فراجع الى هذا الاصل الذى ذكرنا (۳۵)

جوہری نے بھی لفظ وحی کے معانی بیان کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے۔

الوحي.... وكل ما القيته الى غيرك يقال وحيت اليه الكلام و اوحيت وهو ان تكلمه بكلام تخفيه (۳٦)

فیروزآبادی نے وحی کا عمومی معنی بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :

الوحي: الاشارة والكتابة والمكتوب والرسالة ولالهام والكلام الخفى وكل ما القيته الى غيرك(۳۷)

پس ان آراء سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ لغوی اعتبار سے ہر قسم کے رمزی اور مخفی القاء اور تفہیم کو وحی کہا جاتا ہے اور یہ امر ان تمام معانی کا جامع اور مشترک ہے جو وحی کے لئے بیان ہوئے ہیں لہذا لفظ وحی کا ان تمام معانی میں استعمال اس کے اصلی معنی کی مناسبت اور اس کی خصوصیات کے پائے جانے کے اعتبار سے ہے نہ یہ کہ ان میں سے ہر ایک وحی کا مستقل معنی ہے۔

وحی کا مذکورہ معنی وحی کے تمام مصادیق اور استعمالات پر صادق آتا ہے خواہ یہ جمادات پر امر تکوینی کا القاء ہو یا حیوانات پر جبلی امر کا القاء ہو' عام انسانوں کے دلوں میں بات ڈالنا ہو' یا اولیائے الٰہی کو الہام کی صورت ہو' پیغمبروں کو شریعت کی تفہیم ہو یا شیطانی وسواس ہوں یا فرشتوں کی طرف سے القاء ہو' خواہ یہ اشارے کے ذریعے ہو یا خفیہ آواز کے ذریعے ہو یا مخفی مکتوب' یہ خواب کی حالت میں ہو یا بیداری کی حالت میں۔ ان سب موارد میں مخفی اور رمزی تفہیم کا معنی موجود ہے۔

حوالہ جات

۱) فراهیدی' خلیل ابن احمد: کتاب العین' دارلجبرة' قم' ج ۳' ص ۳۲۰.

۲) ابن فارس' احمد: معجم مقائیس اللغة' قاهره' ۱۳۶۶ھ' ج ٦' ص ۹۳.

۳) ابن فارس' احمد: " المجمل" بتحقیق محی الدین عبدالحمید' السعادة' قاهره' ج۳' ص ۹۱۹.

۴) جوهری' اسماعیل بن حماد: الصحاح تاج اللغة وصحاح العربیة' دارلعلم للملایین' بیروت' ج ٦' ص ۲۵۱۹.

۵) ابن سیده' علی بن اسماعیل: المخصص. بولاق ۱۳۱۸ھ' ج ٤' ص ٦۲.

٦) زمخشری' محمود بن عمر: اساس البلاغه' دارالفکر' ص ٤۹٤.

۷) ابن اثیر محمد بن جزری: النهایة فی غریب الحدیث والاثر' المکتبه الاسلامیه' ج۵' ص ۲۹٦

۸) ابن منظور' محمد بن مکرم جمال الدین ابوالفضل: لسان العرب' داراحیاء التراث العربی' ۱٤۰۸ھ' ج ۱۵' ص ۳۷۹.

۹) راغب اصفهانی، معجم مفردات الفاظ القرآن، دارالفکر للطباعة والنشر، بیروت، ص ۵۱۵.

۱۰) فیوی، احمد بن محمد: المصباح المنیر، مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر.

۱۱) زبیدی، سید مرتضی: تاج العروس من جواهر القاموس، الخیریة، مصر، ج ۱۰، ص ۳۸۴

۱۲) فیروز آبادی، مجد الدین محمد، القاموس المحیط، مکتبہ النوری، دمشق، ج ۴، ص ۳۹۹.

۱۳) المعجم الوسیط ج ۱، ص ۱۰۱۸.

۱۴) عبدالرؤف. معجم القرآن ھو قاموس مفردات القرآن و غریبه: ج ۱، ص ۹۵.

۱۵) سعید الخوری، اقرب الموارد فی فصح العربیة والشوارد، ج ۲، ص ۱۴۳۴.

۱۶) فرید وجدی، محمد: دائرة معارف القرآنِ الرابع عشر، دارلمعرفة، بیروت، ج ۱۰، ص ۷۰۷.

۱۷) قرشی، علی اکبر: قاموس قرآن، دارالکتب الاسلامیه تهران، ۱۳۶۴ھ. ش، ج ۷، ص ۱۸۹.

۱۸) مصطفوی حسن: التحقیق فی کلمات القرآن، وزارت فرهنگ ارشاد اسلامی، ۱۳۷۱ھ ش، ج ۱۳، ماده وحی کے باب میں.

۱۹) الصحاح: ج ٦، ص ۲۵۱۹. ۲۰) معجم مقائیس اللغة: ج ٦، ص ۹۳.

۲۱) لسان العرب: ج ۱۵، ص ۳۷۹. ۲۲) القاموس المحیط: ج ۴، ص ۳۹۹.

۲۳) فخرالدین الرازی، محمد بن عمر بن الحسن: مفاتیح الغیب فی تفسیر القرآن المعروف بالتفسیر الکبیر. داراحیاء التراث العربی، بیروت، ج ۲۸، ص ۲۸۲.

۲۴) ابن خالویه، حسین بن احمد: اعراب ثلاثین سورة من القرآن، المکتبة الثقافیة، بیروت ۱۴۰۷ھ ص ۱۵۲.

۲۵) النهایة: ج ۵، ص ۱٦۳. ۲٦) تهذیب اللغة، ج ۱، ص ۲۹٦.

۲۷) ابن درید محمد بن حسن، جمهرة اللغة، دارالعلم للملایین،

بیروت ۱۹۸۷ء، ج۱،ص ۱۷۱.

۲۸) اساس البلاغۃ: ص ٦٦٨.
۲۹) لسان العرب: ج۱۵، ص۳۷۹.
۳۰) المعجم الوسیط: ج ۱، ص۱۰۱۸.
۳۱) لسان العرب: ج ۱۵، ص۳۷۹.
۳۲) تھذیب اللغۃ: ج ۵،ص ۲۹٦.
۳۳) مفردات راغب: ص ۵۱۵.
۳۴،۳۵)معجم مقائیس اللغۃ: ج ٦،ص۹۳.
۳٦) الصحاح: ج٦، ص۲۵۱۹.
۳۷) قاموس المحیط: ج ٤، ص ۳۹۹

☆☆☆

سورہ کوثر کی تاثیر

معروف مستشرق ماہر لسانیات ادیب و محقق ڈاکٹر عبدالرحمٰن بارکر (امریکہ) اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ''خود بخود خیال آیا کہ قرآن حکیم کا مطالعہ کیا جائے۔ سورہ کوثر کھولی اور پڑھنا شروع کیا چھوٹے چھوٹے بول میرے دل میں تیر و نشتر کی طرح پیوست ہوتے چلے گئے۔ ان کے ترنم نے میرے کانوں میں رس گھول دیا معلوم نہیں ان میں کیا جادو تھا کہ میری زبان بے اختیار انہیں دہرانے لگی پڑھتا چلا گیا، میں نے محسوس کیا کہ آب حیات کے قطرے مرجھائے پھولوں کو تازگی اور شگفتگی بخش رہے ہیں۔

(ہم کیوں مسلمان ہوئے ص ۳۷۸)